مختلف مرثیوں کے چند بند

خلاق مضامین نواب مولانا سید مہدی حسین ماہرؔ اجتہادی

(۱)

میں نظم کی اقلیم میں سلطان سخن ہوں
شاہنشہ اورنگ نشینان سخن ہوں
بخشندۂ تاجِ سر خاقانِ سخن ہوں
طغراکشِ پیشانی فرقان سخن ہوں
روشن ہے مری نظم ثریا کی طرح سے
مضموں مرا عاشق ہے زلیخا کی طرح سے

(۲)

میں شانہ کش زلف چلیپائے سخن ہوں
میں غازہ نمائے رخ زیبائے سخن ہوں
میں والہ و دلدادۂ لیلائے سخن ہوں
میں شیفتۂ باغ تمنائے سخن ہوں
کیا جانیۓ کیا عشق ہے اس ہیچمداں سے
گلشن مرا مداح ہے پھولوں کی زباں سے

(۳)

صد شکر عجب اوج پہ دربار سخن ہے
مشہور جہاں جلوۂ رخسار سخن ہے
ہر روز فزوں گرمئ بازار سخن ہے
دل دے کے ہر اک شخص خریدار سخن ہے
مدحت سے زباں کون بشر تر نہیں کرتا
تحسیں کے گہر کون نچھاور نہیں کرتا

(۱)

کم قدر کچھ ہوں گر تو کلام ادق کی طرح
باطل تو ہوں زباں پہ دلوں میں ہوں حق کی طرح
کیا ہوگا خون دل کا جو ہوگا شفق کی طرح
بڑھتا ہوں ضرب کھا کے طلائی ورق کی طرح
اہلِ سخن کی رائے میں جو حق ہو حق ہے وہ
نظروں میں جو سبک ہے طلا کا ورق ہے وہ

(۲)

پارس ہے کیا؟ وہ سنگ ہے، اکسیر خاک ہے
ہے ربط مدح شہؑ سے سخن سے تپاک ہے
اپنی بھی گر ہو مدح تو کیا مجھ کو باک ہے
ہوں خاک بھی وہ خاک کہ جو خاک پاک ہے
منصف جو ہوں وہ سجدۂ تعظیم ادا کریں
اب میں جھکوں کہ جھک کے ادب سب مرا کریں

(۳)

گو مدح کا ہے کچھ شعراء کے لئے جواز
خاموش اے زباں کہ دل اب ہو چکے گداز
اور دوسرے تھا خاک کے پردے میں سب پہ ناز
اتنا ہوں جتنا جانتے ہیں اہلِ امتیاز
زیبا ہے جب یہ ناز کہ عصیاں سے پاک ہوں
اکسیر ہوں کہ کچھ ہوں بہر طور خاک ہوں

(۴)

مغرب کی جب سیاہِ خدا میں اذاں ہوئی
تر ذکر حق سے خشک لبوں کی زباں ہوئی
اک شہرت نمازِ امام زماں ہوئی
بیووں کے سر کھلے شبِ آفت عیاں ہوئی
آلِ رسولؐ موردِ آفات ہوگئی
دن سے حرم کے سر جو کھلے رات ہوگئی

(۵)

جب گل نسیم صبح سے شمع قمر ہوئی
سجدوں میں خاصگانِ خدا کی بسر ہوئی
ہر دل کو قتلِ سرورِ دیں کی خبر ہوئی
یوں رنگ اُڑے رخوں سے کہ طالع سحر ہوئی
عارض تھا جس کا صورتِ آئینہ دنگ تھا
مہتاب چھٹ رہی تھی یہ چہروں کا رنگ تھا

۞۞۞

رباعی

کب کھو کے خرد تاج نہ چھینا سر کا
توڑا بھی تو حیف آب گینا سر کا
تب شمع نے نام اپنا کیا ہے روشن
جب پاؤں کو پہنچا ہے پسینا سر کا

۞۞۞

رباعی

کس فکر میں برنا ومسن پھرتے ہیں
کیا راہ ہے جس راہ میں سن پھرتے ہیں
کہتی ہے شہیدوں سے یہ عمر جاوید
آنکھیں نہیں پھرتی ہیں یہ دن پھرتے ہیں

۞۞۞

(۱)

اب آ بھی اے مری باتوں کے ٹالنے والے
سنبھال جا مرے دل کو سنبھالنے والے
کوئی کہہ آئے کہ مرتے ہیں پالنے والے
اذاں کو ختم کر اے دل نکالنے والے
اذان شام نہ اب ہوگی شان سے بیٹا
جگر لرزتا ہے مغرب کے دھیان سے بیٹا

(۲)

اسی قبیل سے باہر بھی تھے اذاں کے اثر
صدا کا درد ہر اک کے ہلا رہا تھا جگر
کوئی تفحّص آب وضو میں تھا مضطر
نکل گیا تھا پڑاؤ کے بھی کوئی باہر
مراد یہ تھی کہ ہے ہر زباں پہ نام ترا
ہماری سعی ہے اتمام اب ہے کام ترا

(۳)

نہ راہ آب کہیں ان کو جستجو میں ملی
خبر ملی تو تیمم کی گفتگو میں ملی
خوشا وہ شکل کہ جو صورت وضو میں ملی
وہ خاک آب بنی یوں کہ آبرو میں ملی
ہر ایک رنگ جو آب طلا میں تلتا تھا
وضو سے ہیں کہ تیمم سے کچھ نہ کھلتا تھا

(۴)

فدا ہوں دل سے نہ کیوں ان کی پیاس پر ہم سب
عطش بھی وہ کہ بڑھے جس سے آبروئے عرب
ہنسی میں ٹال دیا پیاس کی بڑھی جو تعب
گواہ ان کے تبسم کے تھے پھٹے ہوئے لب
عطش کا قول تھا میرے حواس بھی گم ہیں
کہ ان کے درد ہیں جے اتنے ہی تبسم ہیں

۞۞۞

(۱)

خیال کیجئے کس سمت آ رہا ہوں میں
در مراد ہیں کیسے جو پا رہا ہوں میں
جہاں سے خلد میں کس طرح جا رہا ہوں میں
محیط مدح کو کیسے گرا رہا ہوں میں
یہ جوش ہیں تو جھکانے سے جھک نہیں سکتا
ملک بھی آئیں تو میں آج رک نہیں سکتا

(۲)

ہے یہ بھی جوش کہ عزم فلک کئے ہوئے ہوں
نہ کیوں ہوں مست کہ جام ولا پئے ہوئے ہوں
شناوری پہ نہ کس طرح دم دئے ہوئے ہوں
کہ اپنے ساتھ میں کوثر کو بھی لئے ہوئے ہوں
عجب تو یہ ہے چڑھے بحر مدحِ حیدرؑ بھی
لگا رہا ہوں کھڑے میں بھی اور کوثر بھی

(۳)

(ہے یہ خیال،) نہ ماہر رہو ثنا کی طرف
کہ کھنچ رہا ہے دل اب سبط مصطفا کی طرف
تمہیں تو آنا بھی مشکل نہیں عزا کی طرف
لگاتے ہاتھ چلے آؤ کربلا کی طرف
ذرا سی راہ میں تھکتے ہو اتنی دور آ کے
گرا دو بحرِ سخن کو فرات میں لا کے

(۴)

(شناوری کو) اب آنا تمہارا بہتر ہے
فرات وہ ہے جو تسنیم سے بھی برتر ہے
صفت میں جس کی ہر اک موج کی زباں تر ہے
جو کوثری ہو تو یہ بھی تو شاخ کوثر ہے
جو چاہو تم تو وہاں ایک بات میں آجاؤ
لگاتے ہاتھ یوں ہی اب فرات میں آجاؤ

(۵)

غم کے دن کا جب اندھیر عین شام ہوا
سوارِ فوج ستم شام تیرہ فام ہوا
دھوئیں دلوں سے اٹھے شب کا حکم عام ہوا
حرم کے بال کھلے منھ پہ دن تمام ہوا
نبیؐ کی آل کا اب دردِ دل بٹے کیونکر
ہزار رات کی جو رات ہو کٹے کیونکر

(۶)

(ہے اک طرف بھرے گھر) کی سنبھالنے والی
(وہ آل پاک کے) صدموں کی ٹالنے والی
ملال و رنج کی دل سے نکالنے والی
بہن امام کی اکبرؑ کی پالنے پالی
اب آ چکو جو اثر کچھ ہو بات میں بیٹا
کدھر نکل گئے تاریک رات میں بیٹا

(۷)

وہ شب بھی کہتی تھی دنیا کے زیب و زین حسینؑ
علیؑ کی جان پیمبر کا نور عین حسینؑ
وہ کون ہیں جو نہ سمجھے دلوں کا چین حسینؑ
ہوا بھی پھرتی تھی کہتی ہوئی حسینؑ حسینؑ
وہ سائیں سائیں نہ تھی وہ بھی جان کھوتی تھیں
ہوائیں خود بھی تو وہیں صدا سے روتی تھیں

(۸)

اڑائیں ہوش نہ کیونکر صدائیں صحرا کی
وہ تیرگی وہ کھلے سر بلائیں صحرا کی
وہ پتیوں کی صدا وہ ہوائیں صحرا کی
وہ رات قہر کی وہ سائیں سائیں صحرا کی
اسی سے اور بھی سب کھوئے ہوش بیٹھے ہیں
صغیر سہمے ہیں مائیں خموش بیٹھی ہیں

(۹)

زیادہ دل تو سبھوں کے دکھا رہی ہے سپاہ
کس اہتمام سے دریا پہ جارہی ہے سپاہ
گھٹا کی طرح سے میداں میں چھا رہی ہے سپاہ
امام بیٹھے ہیں کرسی پہ آ رہی ہے سپاہ
یہاں یہ شکل ہے باتیں ہیں دل لڑے ہوئے ہیں
ہیں اور لوگ بھی عباسؑ بھی کھڑے ہوئے ہیں

(۱۰)

غضب تو یہ ہے ستم یہ بھی کر رہی ہے فوج
حرم سرا کی طرف سے گذر رہی ہے فوج
ہوئی ہیں مشعلیں روشن اتر رہی ہے فوج
جگہ نہیں ہے تو باغوں میں بھر رہی ہے فوج
نشان ظلم محل بے محل گڑے ہوئے ہیں
قریب فوج کے عباسؑ جا کھڑے ہیں

(۱۱)

سمجھ رہا ہے یہ ضیغم لئے ہوئے تلوار
یہ کتنی فوج ہے آیا ہے کون سا سردار
علاوہ اس کے یہ مطلب بھی ہے کہ ہے شب تار
یہاں کی حدّ طلایہ سے بڑھ کے اُتریں سوار
ملال دل میں جو ہے آبِ تیغ سے دھو جائے
(ہے لڑنا) گر تو، جو ہونا ہو، وہ ابھی ہوجائے

***

بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام میں پردہ کا تصور

سامنے ظاہر نہ کریں۔ آیت میں پوری تفصیل ہے جو قرآن مجید میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مگر آیت کی زبان یہاں بھی نہیں رکتی ہے بلکہ ارشاد ہوتا ہے: "ولا یضربن بارجلھنّ" [اور راستہ چلتے میں اپنے پیر زمین پر مار کر نہ چلیں (کہ جو زینتیں ان کی چھپی ہوئی ہیں ان کا پتہ چل جائے)۔] یہ ہے غیرت الٰہیہ اور یہ ہے انتہائی تعلیم حجاب کہ اگر عورت زیور پہنے ہوئے ہو تو وہ زیور مردوں کو دکھانا کیسا، اس زیور کی آواز بھی نہ سنائی دے۔ جس خالق کو یہ گوارا نہیں کہ عورت کے زیور کی آواز مرد سنیں، وہ کب گوارا کرے گا کہ زیور دکھائے جائیں اور جب زیور کا بے پردہ ہونا گوارا نہیں، تو وہ کب گوارا کرے گا کہ وہ ہاتھ پیر دکھائے جائیں جن میں زیور ہیں اور جو ہاتھوں اور پیروں کا ظاہر ہونا جائز نہ رکھے تو وہ اس کی کب اجازت دے گا کہ منھ دکھائے جائیں۔ اس آیت کے بعد اب ضرورت تو نہیں ہے کہ کوئی اور آیت پیش کی جائے۔ صاحبان ایمان اور انصاف کے لئے اس آیت ہی میں وہ زبردست ذخیرہ موجود ہے جو پردہ کی عظمت کو روز روشن اور آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں کر دیتا ہے مگر مسئلہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے انشاء اللہ اگلے حصوں میں مزید عقلی اور نقلی دلائل پیش ہوں گے۔ وما علینا الا البلاغ

(ماخوذ از روزنامہ راشٹریہ سہارا (اردو) ۲۶ر فروری ۲۰۱۰ء)

***